بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ✦ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
روزنامہ الفضل ربوہ
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی
فون ۴۴۹

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۷۲/۳۷ جمعرات ۲۶ شعبان ۱۴۰۳ھ ۹ احسان ۱۳۶۲ ہش ۹ جون ۱۹۸۳ء نمبر ۱۳۱

اخبارِ احمدیہ

ربوہ: ۸ احسان/جون حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

طبیعت بدستور ناساز چلی آرہی ہے

احباب کرام خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ مولا کریم اپنے فضل سے حضرت سیدہ موصوفہ کو صحتِ کاملہ عطا کرے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین۔

علمی تحریک

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کا ارشاد۔

"تمام دنیا میں ہمیں دو قسم کے سٹیشن قائم کرنے پڑیں گے۔ یعنی ایک ٹریکنگ TRACKING سٹیشن اور ایک مانیٹرنگ MONITORING سٹیشن۔ اور ٹریکنگ سٹیشن کیلئے احمدی اپنے آپ کو وقف کریں"

(الفضل ۲۴ فروری ۱۹۸۳ء)

(وکیل التصنیف)

ضروری اعلان

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ماہ رمضان المبارک کے دوران حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقاتیں بند رہیں گی ۱۲ جون ۱۹۸۳ء تک جن ملاقاتوں کی منظوری حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز عطا فرما چکے ہیں ان کی اطلاعات دفتر ہذا کی طرف سے ارسال کی جا چکی ہیں۔ اب مزید اطلاعات ارسال نہیں کی جائیں گی۔

حمید احمد کلیم
(پرائیویٹ سیکرٹری)

یَنْصُرُکَ رِجَالٌ نُّوْحِیْٓ اِلَیْھِمْ مِّنَ السَّمَآءِ

کوریا میں دعوت الی اللہ کی ایک ایمان افروز رپورٹ

تین جاپانی احمدیوں کا تبلیغی سفر:

یہ خبر احباب الفضل کے ذریعہ مطالعہ کر چکے ہیں کہ جاپان سے تین ممبران پر مشتمل ایک وفد نے ۱۱ مئی سے ۱۷ مئی تک دورہ کیا۔ جو رپورٹ وفد نے بھجوائی۔ اس کا ایک ایک فقرہ اس آیت کی عملی تفسیر ہے:۔
وَالَّذِیْنَ جَاھَدُوْا فِیْنَا لَنَھْدِیَنَّھُمْ سُبُلَنَا۔ کہ جو شخص خدا کی راہ میں جہاد کے لئے نکلتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی خود راہنمائی فرماتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مسیح پاک کو فرمایا تھا۔ یَنْصُرُکَ رِجَالٌ نُّوْحِیْٓ اِلَیْھِمْ مِّنَ السَّمَآءِ اے مسیح! تیری مدد وہ آدمی کریں گے جنہیں ہم آسمان سے وحی کریں گے۔ اس کی صداقت مشاہدہ کیجئے:۔

کوریا میں تبلیغ کے لئے جاپان مشن سے وفد کا جانا اور پھر خدا نے جس طرح وفد کے ممبران کی تائید و نصرت فرمائی اس کی قدرے تفصیل وفد کے ممبران سے سنئے وہ لکھتے ہیں:۔

"اس سفر کے انتظامات کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے بے شمار نظارے ہم نے دیکھے۔ پیسے نہیں تھے۔ اللہ تعالیٰ نے انتظام فرما دیا۔ ویزے نہیں تھے اللہ تعالیٰ نے اس کا بھی انتظام فرما دیا۔ کوریا پہنچنے کے بعد ایسا معلوم ہوتا تھا کہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہمارا ہاتھ ہے۔ اس نے اپنے فضل سے سب انتظامات فرمائے ہمیں ذرا سی بھی دقت نہیں ہوئی۔ ایسا ملک جہاں ہمیں کوئی نہ جانتا تھا۔ جہاں کی زبان ہم نہ جانتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ایسے انتظامات فرمائے کہ از خود ہمارے لئے ترجمان اور راہبر بھجوا دیئے۔ ہم کچھ اور سوچتے تھے وہ ہمیں کہیں اور لے جاتے تھے۔ اور وہیں پر ہمیں ہمارے مطلب کے آدمی مل جاتے تھے۔ ان فضلوں کا شمار ممکن ہی نہیں۔ ساری عمر سجدہ میں ہی پڑے رہیں تب بھی اس کے فضل کا شکر ادا کرنا ممکن نہیں۔

(باقی صفحہ پر)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی مصروفیات

۴، ۵، ۶ احسان ۱۳۶۲ ہش / جون ۱۹۸۳ء

سیدنا و امامنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مصروفیات کے بارے میں مورخہ ۴ تا ۶ جون کے تین ایام کی تفصیل یہ ہے کہ حضور ایدہ اللہ نے ان تین ایام میں مجموعی طور پر ۹۷۴ افراد و خواتین کو شرف ملاقات عطا فرمایا۔ ان میں سے احمدی احباب کے علاوہ دیگر مہمان احباب کی تعداد ۱۳۱ تھی۔ دیگر تفصیل یوں ہے۔ دفتری ملاقاتیں ۸ احباب، انفرادی و فیملیز کی ملاقاتیں ۱۵۹ مرد و زن ان میں ۲۷ فیملیز شامل ہیں۔

اجتماعی ملاقاتیں ۸ عدد ان میں احمدی و مہمان احباب شامل تھے جن کی مجموعی تعداد ۸۰۷ تھی۔

ملاقاتوں کے اس طویل سلسلہ کے علاوہ حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں ان تین ایام میں مجموعی طور پر ۲۷۵۲ خطوط موصول ہوئے جن میں ۳۳۰ خطوط بیرون پاکستان سے ۱۹۲ دفاتر جماعت سے اور ۲۲۳۰ خطوط اندرون پاکستان سے آئے۔ حضور ایدہ اللہ نے ان تین ایام میں مجموعی طور پر ۱۸۳۰ خطوط کے جوابات عطا فرمائے جن میں سے ۴۲۴ خطوط کے جواب حضور کے دستخط سے روانہ کئے گئے ۱۰۷۹ خطوط کے جوابات حضور کے پرائیویٹ سیکرٹری نے حضور کی ہدایات کے مطابق دیئے۔ اس کے علاوہ ۳۲۷ خطوط حضور کی طرف سے مختلف جماعتی دفاتر کو ارسال کئے گئے۔

اللہ تعالیٰ حضور انور کو صحت و سلامتی سے رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا چلا جائے۔ آمین۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴، پبلشر: مسعود احمد، پرنٹر: سید عبدالحی، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ، مقام اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ، قیمت: ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع ۱۹۸۲ء سے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کا اختتامی خطاب

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جہاد کے جو طریق بتائے ہیں اُن پر عمل کرنے سے فتح و نصرت لازماً قدم چومے گی

سارے احمدیوں کو اپنی ساری طاقتیں اسلام کے لیے جھونکنی پڑیں گی

جب انصار جوان ہونے کا ارادہ کرتے ہیں تو خدا کے فرشتے اوپر سے جوانی کا حکم دے دیتے ہیں کہ ہو جاؤ جوان!

جو کچھ ہمارے پاس ہے اگر وہ لے کر ہم نکل جائیں تو اللہ کا فضل آسمان سے نازل ہو کر باقی کمی پوری کر دے گا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سالانہ اجتماع انصار اللہ مرکزیہ کے موقع پر ۷ نبوت ۱۳۶۱ ہش (۷ نومبر ۱۹۸۲ء) کو جو اختتامی خطاب فرمایا۔ اس کا خلاصہ الفضل ۱۰ نومبر ۱۹۸۲ء میں شائع ہو چکا ہے۔ یہ خطاب براہ راست ماہنامہ "انصار اللہ" کے شمارہ دسمبر ۱۹۸۲ء میں شائع ہوا تھا۔ الفضل اسے کو ریکارڈ میں لانے کی غرض سے ماہنامہ "انصار اللہ" کے حوالہ سے ذیل میں شائع کر رہا ہے: (ادارہ)

تشہد و تعوذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ کا بے انتہا احسان اور کرم ہے

کہ ہر پہلو سے مجلس انصار اللہ کا یہ اجتماع خدا تعالیٰ کے فضل سے کامیاب رہا۔ پہلے اجتماع کی نسبت بڑھ کر رہا۔ افتتاحی تقریر میں میں نے آپ سے یہ گزارش کی تھی کہ اگرچہ چند پہلوؤں سے گزشتہ سال سے یہ اجتماع پیچھے ہے لیکن عمومی طور پر خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ نمایاں ترقی نظر آ رہی ہے۔ اس دوران معلوم ہوتا ہے، مجلس مرکزیہ نے پھر کچھ کوشش کی ہے اور کچھ اعداد و شمار کی دوبارہ چھان بین کی گئی ہے۔ اس وقت جو نتیجہ سامنے ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر جہت سے ہمارا یہ سال بھی گزشتہ سال سے آگے نکل گیا ہے۔ چنانچہ بیرون ربوہ پاکستان سے ۹۴۲ مجالس ربوہ ایک اور بیرون پاکستان سے ۹ مجالس یہ کل ۹۵۲ مجالس شریک ہوئی ہیں، جبکہ گزشتہ سال ۸۴۲ مجالس شریک ہوئی تھیں تو خدا تعالیٰ کے فضل سے نمایاں ترقی ہے۔

اس دفعہ باہر سے آنے والوں کی تعداد میں بھی نمایاں اضافہ ہوا ہے اور جہاں تک تعداد اراکین کا تعلق ہے اس میں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت ہی نمایاں اضافہ ہے۔ اس سال ۷۰۰ اراکین زیادہ تشریف لائے ہیں۔ جہاں تک زائرین کا تعلق ہے اس میں خدا کے فضل سے ۱۱۳۸ کا اضافہ ہوا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جماعت میں ایک عمومی بیداری کا رجحان ہے اور عمومی ولولہ اور جماعتی کاموں میں دلچسپی بڑھ رہی ہے کیونکہ جہاں تک انصار کا تعلق ہے۔ لازماً مجلس مرکزیہ کی کوششوں کا اس میں دخل ہوگا اللہ تعالیٰ نے ان کو قبول فرمایا اور پہلے سے بہتر حاضری ہوئی لیکن جہاں تک زائرین کا تعلق ہے۔ یہ جماعت کے عمومی رجحان کا پتہ دیتا ہے۔ پچھلے سال زائرین کی تعداد ۳۱۴۷ تھی۔ اس کے مقابل پر امسال یہ تعداد ۴۲۷۵ ہے۔

پس اللہ تعالیٰ کا بہت ہی احسان ہے اور ہم امید رکھتے ہیں اس کے فضلوں سے کہ وہ ہمیشہ ہمیں انشاء اللہ پہلے سے آگے بڑھاتا رہے گا۔

جہاں تک سائیکل سواروں کا تعلق ہے

اس میں ہمیں بہت ہی نمایاں کامیابی نصیب ہوئی ہے۔ انصار سائیکل سوار اتنی تعداد میں اور اس کثرت سے پہلے کبھی نہیں آئے تھے۔ ایک دفعہ ۱۹۷۳ء میں ۳۵ انصار سائیکل سوار آئے تھے اس کے بعد یہ سلسلہ منقطع ہو گیا کیونکہ یہی سمجھا جانے لگا کہ خدام کا کام ہے کہ وہ سائیکلوں پر آئیں، انصار نہیں آ سکتے۔ پچھلے سال یہ سلسلہ دوبارہ شروع کیا گیا۔ گزشتہ سال ۸۲ انصار سائیکلوں پر تشریف لائے تھے۔ اس کے مقابل پر امسال اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۱۹۷ تشریف لائے ہیں۔ ایک سائیکل سوار ممبر انصار اللہ جنہوں نے انعام لیا ہے، ان کی عمر ماشاء اللہ اسی سال ہے اور آپ نے دیکھ لیا ہے کہ انعام لینے کے لئے وہ کس طرح دو سیڑھیاں چڑھے تھے۔ ان کی ہمت کا اندازہ کریں کہ وہ ماشاء اللہ سارا رستہ (۱۱۷ چک چھور ضلع شیخوپورہ تا ربوہ۔ ناقل) سائیکل پر طے کر کے آئے۔ صرف ربوہ کی چڑھائی پر آ کر رہ گئے تھے۔ دریائے چناب کے جو دو پل ہیں وہاں ان کے لئے فیصلہ کرنا مشکل ہو گیا کہ اب میں سائیکل پر تو جا نہیں سکتا پیدل جاؤں یا کسی اور ذریعہ سے پہنچوں۔ پھر ان کے ساتھیوں نے مدد کی۔ انہوں نے کہا آپ سائیکل پر بیٹھے رہیں ہم آپ کو دھکا دے کے لے جاتے ہیں۔ چنانچہ ان کو دھکا دیا گیا لیکن سائیکل پر سے نہیں اترنے دیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑی ہمت ہے کیونکہ جو چڑھائی نہیں چڑھ سکتا اس کے لئے پیدل چڑھنا بھی مشکل تھا۔ اس لئے اس کے سوا اور کوئی رستہ نہیں تھا کہ وہ سائیکل پر بیٹھے رہیں اور دھکا دے کر ان کو آگے کیا جائے۔

دوسرے صاحب جو سائیکل پر تشریف لائے تھے انہوں نے تو بہت ہمت کی ہے ۷۵ سال کی عمر ہے اور تھرپارکر سے آئے ہیں اور صرف ایک دن میں انہوں نے ۱۱۰ میل سائیکل چلایا۔ ان کے ساتھی جو نسبتاً جوان ہیں۔ (فرمایا ۴۲ سال کی عمر ہوگی) انہوں نے کل مسجد مبارک میں نماز مغرب کے بعد یہ واقعہ سنایا کہ جب ہم چلنے لگے تو میرا صرف یہی ایک ساتھی تھا اور تھا کوئی نہیں مجھے بڑی فکر پیدا ہوئی۔ میں نے صاف جواب دے دیا کہ میں ان کے ساتھ نہیں جا سکتا۔ پھر میں نے مزید تسلی کی خاطر ان کے گھٹنے پر ہاتھ رکھ کر پوچھا کہ "بابا جی کدی گوڈے وچ درد ہوئی اے"۔ وہ کہتے ہیں انہوں نے جواب دیا "کدی سٹی نئیں ہوئی تے ہوئی سٹی کدی نئیں" یہ تھے دو سائیکل سوار جو ربوہ آنے کے لئے تیار بیٹھے تھے اور کوئی تیسرا شامل نہیں ہو رہا تھا۔ اس پر قائد صاحب ضلع نے اس نوجوان نومسلم کو جو پچھلے سال بھی آئے تھے اور اس سال خدام الاحمدیہ کے اجتماع پر بھی سائیکل پر تشریف لائے، کھڑے پاؤں کہا کہ آپ تیار ہو جائیں۔ انہوں نے کہا ٹھیک ہے میں حاضر ہوں۔ تب ان کو ہمت ہوئی ان کو ساتھ لانے کی۔ یہاں تک تو ان کو بابا جی کے اوپر باتیں کرنے کا موقع ملا۔ کہتے ہیں "سو سنار دی اک لوہار دی"۔ یعنی سو سنار کی، ایک لوہار کی۔ ان باتوں کے بعد میں نے بابا جی سے پوچھا کہ آپ بتائیں آپ کو رستے میں گھٹنے کی درد نے پھر تکلیف تو نہیں دی۔ انہوں نے کہا، سارے رستے ہوئی ہی نہیں اس کو ہوتی رہی ہے اور اتنی ہوئی ہے کہ اس نے درد کے لئے تیل کی ایک بوتل ساتھ لی اور وہ کہیں جھنگ میں بھول گیا تو سارا رستہ روتا آیا کہ میری تیل کی بوتل رہ گئی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اللہ کی شان دیکھیں

جب خدا کے فضل سے انصار جوان ہونے کا ارادہ کرتے ہیں تو خدا کے فرشتے اوپر سے جوانی کا حکم دے دیتے ہیں کہ ہو جاؤ جوان۔ اس لئے آپ اپنی ہمتیں جوان کریں۔ آپ پر اللہ کے فضل نازل ہوں گے اور ہر لحاظ سے اللہ تعالیٰ آپ کی مدد فرمائے گا۔

کل شام میں نے کھانے کے موقع پر اپنے نہایت مختصر خطاب میں ایک واقعہ سے متعلق وعدہ کیا تھا کہ انشاء اللہ کل اس کے متعلق کچھ عرض کروں گا۔ وہ واقعہ یہ ہے کہ جہاں کہیں بھی ہم یورپ میں گئے ہیں خمینی صاحب ساتھ رہے ہیں۔

(اس موقع پر ایک طرف سے کچھ آوازیں آئیں۔ حضور نے دریافت فرمایا کہ "کیا آواز ٹھیک نہیں آرہی"؟ یہ بتانے پر کہ روشنی آنکھوں پر پڑ رہی ہے۔ حضور نے فرمایا "یہ لائٹ کس کو تنگ کر رہی ہے مجھے یا ان کو؟ ان کو کیسے تنگ کر رہی ہے وہ تو ایک طرف بیٹھے ہوئے ہیں اور لائٹ اس طرف ہے"۔ فرمایا "آپ لائٹ کا قصہ چھوڑیں اور اس وقت آواز پر دھیان دیں"۔ پھر فرمایا)

"بات یہ ہے کہ لائٹ کی مجبوری ہے۔ باہر کی جو جماعتیں اور مجالس ہیں ان میں مرکز کی تمام تقاریب کو وڈیو ٹیپ ریکارڈنگ کے ذریعہ دیکھنے کا بڑا رجحان پیدا ہوا ہے اور ان کا حق ہے کہ ان کے لئے فلمیں تیار کی جائیں۔ اس کی اس لئے بھی شدید ضرورت ہے کہ اگر وڈیو کا استعمال ان ذرائع میں نہ ہو تو بچے گندی، لغو اور بیہودہ فلمیں دیکھ کر خراب ہوتے ہیں۔ لیکن جب ان کو ایسی تقاریب دکھائی جاتی ہیں تو ان میں بھی نئے ولولے پیدا ہو جاتے ہیں اور ان کا مذاق درست ہو جاتا ہے۔ اس لئے جماعت کی یہ اشد ضرورت ہے کہ نئی ایجادات کو خدمت دین کے لئے استعمال کیا جائے۔ اس وجہ سے یہ لائٹ تو رکھنی پڑے گی اگر بعض دوستوں کو پوری طرح نظر نہیں آرہا تو مجبوری ہے رک کی جائے (اس موقع پر محسوس ہوا کہ جنریٹر کے شور کی وجہ سے آواز ٹھیک نہیں پہنچ رہی۔ اس پر حضور نے مکرم ناظر صاحب اصلاح وارشاد کو توجہ دلائی کہ وہ انتظام کو ٹھیک کریں۔ پھر فرمایا)۔

جہاں تک خمینی صاحب کا تعلق ہے

وہ ایک معزز قوم کے ایک معزز سردار ہیں۔ ان کی عزت اور احترام سب پر فرض ہے۔ جس حد تک ظاہری اخلاق اور معاملات کا تعلق ہے ہمیں ہر قومی سردار کی عزت کرنی چاہیئے۔ جہاں تک بعض کمزوریوں کا تعلق ہے۔ وہ کس قوم میں نہیں ہوتیں۔ بعض لوگ کئی غلط فیصلے کر دیتے ہیں جن کے نتیجے میں بد اثرات پیدا ہو جاتے ہیں۔

چنانچہ انہی بد اثرات کے نتیجے میں یورپ کی پریس کانفرنسوں میں ہر جگہ خمینی صاحب کا نام لیا گیا سارے یورپ میں اور مغربی ممالک میں یہ بھیانک تصویر کھینچی جاتی کہ اس وقت انتہائی ظلم ہو رہا ہے اتنا شدید ظلم ہو رہا ہے کہ گویا شاہ کے زمانے کے مظالم اس کے سامنے کوئی حیثیت نہیں رکھتے اور یہ سارا ظلم اسلام کی طرف سے ہو رہا ہے جس کے نمائندہ اس وقت خمینی ہیں۔

یہ وہ پس منظر ہے جس میں یہ سوال کیا جاتا تھا اور مقصد ان کا یہ تھا۔ کہ اگر ہم خمینی صاحب کے خلاف کوئی کلمہ بولیں تو سارے یورپ کے اخبار اس کو اچھالیں اور کہیں کہ دیکھو! خمینی کو DEMONIZE یعنی بدنام کیا جا رہا ہے اور اگر ہم کچھ نہ کہیں تو سارا یورپ سمجھ لے کہ یہ بھی اسی قسم کا ایک اسلام ہے جو آج ہمارے پاس آگیا ہے اور ہمیں اس اسلام میں کوئی دلچسپی نہیں جو مظالم کی تعلیم دیتا ہو۔ یہ وہ مشکل راستہ تھا جس پر وہ مجھے کھینچ کر لانا چاہتے تھے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مجھے اس کا مؤثر جواب دینے کی توفیق عطا فرمائی۔ یہ جواب میں اس لئے بیان کرنا چاہتا ہوں کہ اس میں بعض تبلیغی حکمتیں ہیں جن کا آپ کے سامنے کھول کر رکھنا ضروری ہے۔

اس کا ایک جواب

تو میں نے ان کو یہ دیا کہ جب آپ خمینی صاحب پر حملہ کرتے ہیں اور مظالم کی داستان کو اچھالتے ہیں تو آپ یہ فرق نہیں کرتے کہ مسلم قوم اور مسلم لیڈر ایک اور چیز ہے۔ اور اسلام ایک اور چیز۔ اسلام ایک مذہب کا نام ہے۔ اس کی ایک تعلیم ہے اس کی طرف منسوب ہونے والے سارے کے سارے اس تعلیم پر ہر پہلو سے کاربند نہیں ہیں۔ اگر اسلام پر آپ نے حملہ کرنا ہے تو اسلام کی تعلیم کی رو سے حملہ کریں۔ مجھے بتائیں کہ اسلامی تعلیم میں کہاں مظالم کی تلقین کی گئی ہے۔ کہاں بنی نوع انسان کے حقوق غصب کرنے کی تلقین کی گئی ہے؟ لیکن ایک مسلمان کے کردار کو سامنے رکھ کر جس کو خود آپ نے پینٹ کیا ہے اور ہمیں پتہ نہیں کہ آپ کا بیان کس حد تک درست ہے اور کس حد تک غلط ہے۔ ہم نہیں جانتے کہ اصل واقعات کیا ہیں آپ مجھ سے فتویٰ چاہتے ہیں ان باتوں کے متعلق جن کی آپ نے یک طرفہ تصویر کھینچی ہے اور اسلام کی انصاف کے بارہ میں تعلیم مجھے اس بات سے منع کرتی ہے کہ میں یک طرفہ فتویٰ جاری کروں لیکن اگر سو فیصدی تسلیم بھی کر لیا جائے کہ آپ کا بیان درست ہے وہ نہایت ظالم ہیں۔ انہوں نے اسلام کے نام پر حد سے زیادہ مظالم کئے ہیں، تب بھی آپ کو اعتراض کا کوئی حق نہیں۔ آپ اپنی تاریخ کو بھلا کر کس طرح اعتراض کر سکتے ہیں۔

یورپ کی ایسی بھیانک تاریخ

آپ کے سامنے کھلی پڑی ہے کہ ایک ایک ملک کی ایک ایک ملکہ نے اپنی تھوڑی سی زندگی کے دور میں پانچ پانچ ہزار معصوم لوگوں کو زندہ آگ میں جلوا دیا اس الزام پر کہ وہ جادوگری کرتی تھیں۔ یعنی ایسی عورتیں جن کے اوپر الزام تھے کہ یہ جادوگرنیاں ہیں۔ اور وہ چیختی چلاتی انکار کرتی رہیں کہ جادوگری سے ہمارا کوئی تعلق نہیں۔ ہمیں علم ہی نہیں کہ جادوگری ہوتی کیا ہے؟ اس کے باوجود انہیں جلا دیا گیا۔ میں صرف ایک ملکہ کا ذکر کرتا ہوں جو انگلستان کی ملکہ تھی۔ تاریخ نویس لکھتے ہیں کہ صرف اس کے زمانے میں پانچ ہزار عورتوں کو زندہ آگ میں جلایا گیا ہے۔ اس الزام کے نتیجے میں کہ وہ جادوگرنیاں تھیں۔ میں نے ان سے کہا کہ سپین کی INQUISITION کی تاریخ آپ کے سامنے ہے۔ الزامات کے نتیجے میں عیسائی نے عیسائی پر ایسے ایسے دردناک مظالم کئے ہیں کہ اس تاریخ کے مطالعہ سے ہی انسان کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ آدمی پڑھتے پڑھتے پاگل ہونے والا ہو جاتا ہے کہ ایک انسان کسی دوسرے انسان پر اتنے مظالم کر سکتا ہے؟ پھر جرمنی کی تاریخ آپ کے سامنے پڑی ہے۔ تمام عیسائی مؤرخین یہ تسلیم کرتے ہیں کہ جرمنی کو تبلیغ کے ذریعے عیسائی بنانے کے لئے چرچ کی ساری کوششیں ناکام ہو گئیں اور اس قوم نے کلیتہً عیسائیت کو رد کر دیا۔ تب ہم نے تلوار پکڑی اور تلوار کی کاٹ پر زبردستی ان کو عیسائی بنایا ہے۔ ایک جرمن بھی از خود عیسائی نہیں ہوا۔ پس ساری جرمن قوم گواہ ہے کہ آپ نے تلوار کے زور سے ان کو زبردستی عیسائی بنایا ہے۔ آپ ایک خمینی پیش کر رہے ہیں۔ آپ کے گریبان میں تو ہزاروں خمینی شور مچا رہے ہیں۔ آپ اس گریبان کی آواز کو کیوں نہیں سنتے۔ آپ کو صرف اسلام کا ایک خمینی نظر آرہا ہے۔ اور اس خمینی کی آواز پر آپ اسلام کو متہم کر رہے ہیں۔ اس لئے آپ کو اعتراض کرنے کا کوئی حق نہیں۔

جب تفصیل کے ساتھ بیان کیا جاتا تھا۔ تو ان کی گردنیں جھک جاتی تھیں اور بلا استثناء ایک جگہ بھی ایسا نہیں ہوا کہ کسی پریس کانفرنس میں یا مجلس میں جہاں بڑے بڑے رؤسا اور صاحب فکر مدعو ہوا کرتے تھے۔ یہ سوال کرنے والوں نے پھر کوئی ایسا لفظ بولا ہو۔

جب میں دیکھتا تھا کہ ان کے سر جھک گئے ہیں اور ان کے پاس کوئی جواب نہیں تو پھر میں ان کو اصل مقصد کی طرف لاتا تھا۔ کیونکہ میرا مقصد یہ تو نہیں تھا کہ اسلام کی طرف سے محض ایک فتح کا اعلان کیا جائے۔ ہمارا مقصد تو دل جیتنا ہے صرف احساس شکست دلا دینا اور تذلیل کرنا نہیں۔ لیکن بعض دفعہ دل جیتنے سے پہلے تکبر توڑے جاتے ہیں۔ اور احساس شکست پیدا کرنا پڑتا ہے جو فی ذاتہٖ مقصد نہیں ہے۔ اس کا مقصد صرف یہ ہے کہ کسی طرح وہ اس قابل ہو جائیں کہ ان کے دل تیار ہوں اور ہم اسلام کے لئے ان کو جیتیں۔ جب یہ قدم اٹھ جاتا تھا اور ان کے دلوں کی زمین تیار ہو جاتی تھی تب میں ان سے ایک بات کہتا تھا۔

میں ان سے کہتا تھا

کہ آپ دیکھیں اسلامی اخلاق اور آپ کے اخلاق میں کتنا بڑا فرق ہے۔ آپ کے پاس ایک خمینی آیا اور آپ نے شور مچاتے مچاتے گلے پھاڑ لئے اور اس ایک خمینی کا انتقام آپ اسلام سے لے رہے ہیں ہمارے پاس آپ کے ہزارہا خمینی ہیں لیکن ہم نے عیسائیت کے خلاف ایک لفظ بھی منہ سے نہیں نکالا کیوں نہیں نکالا؟ اس لئے کہ اسلام ہمیں انصاف کی تعلیم دیتا ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ جب وہ مظالم عیسائیت کے نام پر ہو رہے تھے تو عیسائیت کا ایک ذرہ بھی قصور نہیں تھا۔ ان جاہلوں کا قصور تھا ان تاریکی کے بچوں کا قصور تھا جنہوں نے خدا کے ایک پاک مذہب۔ محبت کے مذہب کو اس قدر ذلیل اور رسوا کیا کہ اس محبت کے نام پر مظالم کی ایک ایسی تعلیم دی اور مظالم کی تعلیم پر ایسا عمل کر کے دکھایا کہ ساری دنیا کی بہیمانہ تاریخ بھی اس سے شرما جاتی ہے۔ لیکن ہم آپ کے مذہب کا دفاع کرتے ہیں۔ ہم کہتے ہیں خبردار! عیسائیت کے خلاف ایک لفظ بھی نہیں بولنا۔ یہ سچا مذہب تھا۔ اللہ کا مذہب تھا۔ عیسائیت کا ایک ذرہ بھی اس میں قصور نہیں۔ ان ظالم لوگوں کا قصور ہے جن کو حق نہیں تھا عیسائیت کی طرف منسوب ہونے کا۔ لیکن وہ منسوب ہوئے۔ میں نے کہا اسلامی اخلاق اور آپ کے اخلاق میں یہ فرق ہے ہم آپ کی زیادتی کے باوجود آپ کے دل مجروح نہیں کرنا چاہتے۔

جب ان کو یہ بات بتائی جاتی تھی تو ان کے چہروں کی کیفیت بالکل مختلف ہو جاتی تھی۔ شکست کا جو احساس تھا وہ طمانیت میں بدل جاتا تھا۔ وہ سمجھ جاتے تھے کہ ہاں عیسائیت پر کوئی حملہ نہیں ہوا۔ لیکن ساتھ ہی اسلام کی اعلیٰ اخلاقی تعلیم کی برتری بھی از خود ان کے دلوں پر ظاہر ہو جاتی تھی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میں یہ واقعہ آپ کے سامنے اس لئے کھول کر رکھ رہا ہوں کہ طریق تبلیغ میں یہ ساری چیزیں ضروری ہیں۔ بعض دفعہ غیرت کا تقاضا ہوتا ہے کہ جوابی حملہ کیا جائے اگر آپ محض کمزور دفاع پر یا ایک طرفہ دفاع پر رہیں تو آپ اپنے مقصد میں ہرگز کامیاب نہیں ہو سکتے۔

یہی طریق ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں سکھایا۔ جب عیسائیوں نے اسلام پر اور سرورِ دو عالم حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذات پاک پر حملے کئے تو آپ نے ان لوگوں کو اچھی طرح لتاڑا۔ غیرت کا تقاضا تھا کہ سخت جواب دیا جائے اور ان کو بتایا جائے کہ ناپاک حملوں کے نتیجے میں کس طرح دل دکھتے ہیں اور یہ بتایا جائے کہ تمہاری مثال تو ایسی ہے کہ

چھاج بولے سو بولے چھلنی کیا بولے

تم تو اسلام کی چھاج کے مقابل پر چھلنی کی طرح ہو۔ تم پر تمہاری اپنی زبان میں اتنے خوفناک الزام عائد کئے جا سکتے ہیں کہ جب تم ان کو پڑھو گے اور تمہارا دل زخمی ہو گا تب تمہیں سمجھ آئے گی کہ مصطفےٰ کے غلاموں کا تم نے کس طرح دل دکھایا۔

چنانچہ اسی طرزِ جہاد نے ہمیں روشنی عطا فرمائی۔ اب دیکھیں! آپ کے فن جہاد کا کتنا حیرت انگیز کمال ہے۔ عیسائیوں کے جواب میں آپ حضرت عیسیٰؑ پر تو حملہ کر نہیں سکتے تھے۔ حضرت مسیحؑ کو تو ایک پاک رسول سمجھتے تھے۔ اس لئے ایسا عمدہ اور پیارا طریق اختیار کیا کہ آپ بار بار مسیح کو بچاتے رہے اور مسیح کی پاکیزگی بھی بیان فرماتے رہے۔ لیکن ساتھ ہی یہ بھی بیان فرمایا کہ وہ مسیح جس پر ہم ایمان لاتے ہیں وہ تو قرآن والا مسیح ہے، جو نہایت پاکیزہ رسول، نہایت نیک، ہر لحاظ سے اچھا اور خدا کا برگزیدہ اور پیارا تھا۔ لیکن وہ مسیح جو تم پیش کر رہے ہو، وہ یسوع جو تم پیش کر رہے ہو، جس کو بائیبل خدا کا بیٹا کہتی ہے جس کا ہمارے نزدیک کوئی وجود نہیں۔ مگر تمہارے نزدیک وہ حقیقت ہے، تمہاری اپنی بائیبل کی زبان میں وہ ایسا تھا اور وہ ایسا تھا کہ شان کے ساتھ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے لئے اپنی غیرت اور محبت کا اظہار بھی فرما دیا۔ اور ساتھ ہی قرآن کا بھی دفاع کیا۔ اور مسیح کا بھی دفاع کیا۔

یہ ہے جہاد کا وہ اسلوب

جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں سکھایا ہے اور ہر میدان میں ہمیں اسی اسلوب کے ساتھ نکلنا پڑے گا۔ یہ وہ بنیادی ہتھیار ہیں جن کے ساتھ لیس ہو کر جب مسلمان نکلتا ہے تو اس کے لئے شکست کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

پھر آپ نے جس طرح دلجوئیاں فرمائیں وہ بھی ہمارا فرض ہے۔ حملے کا جواب حملے سے دینا اور محض دفاع تک محدود نہ رہنا فنِ حرب میں انتہائی ضروری ہے۔

مجھے یاد ہے بچپن میں ایک دفعہ قادیان میں گتکا دیکھنے کا موقع ملا (گتکا تو خیر ہم کھیلا بھی کرتے تھے) گتکے کا مقابلہ دیکھنے کا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ..... کو بہت شوق تھا۔ آپ نے صحت کو برقرار رکھنے کی طرف بہت توجہ دلائی۔ مختلف ذرائع سے بتاتے رہتے تھے کہ گھوڑ سواری سیکھو گتکا سیکھو اور مردانہ کھیلوں میں حصہ لو۔ آپ نے قادیان میں گتکے کو بہت رواج دیا۔ ایک دفعہ حضور کو خیال آیا کہ یہ جو گتکے باز ہیں یہ صرف قانونی ایچ پیچ ہی ہیں یا واقعی ان کو دوسروں پر فضیلت بھی حاصل ہو جاتی ہے۔ چنانچہ آپ نے ایک مضبوط زمیندار جاٹ کو بلایا اور گتکے کے استاد کو بھی۔ اس کو آپ نے کہا کہ تم تو گتکا جانتے ہو، بڑے ماہر ہو تم نے صرف دفاع کرنا ہے اور اس پر جوابی حملہ نہیں کرنا اس نے صرف حملہ کرنا ہے۔ آپ دونوں کا مقابلہ کرا کے دیکھتے ہیں کہ کون جیتتا ہے۔ اس جاٹ نے اندھوں کی طرح لاٹھیاں چلانی شروع کیں۔ اس نے دو روکیں، چار روکیں، پانچ روکیں۔ پھر کوئی لاٹھی اس کی ٹانگ پر پڑی کوئی پیٹھ پر پڑی کوئی سر پہ آئی۔ لوگ ہنس پڑے کہ دیکھو جی! گتکے کا استاد بنا پھرتا ہے اور ایک جاٹ سے مار گیا ہے اس نے کہا حضور! بات یہ ہے کہ گتکے میں تو حملہ بھی ہوتا ہے اور دفاع بھی ہوتا ہے۔ اگر کسی کو صرف دفاع پر مجبور کیا جائے۔ تو نا ممکن ہے کہ وہ صحیح دفاع کر سکے جب تک اگلے کو یہ خوف نہ ہو کہ مجھ پر بھی پڑے گی۔ اس وقت تک اس کو مارنے کا سلیقہ بھی نہیں ہوتا اور دفاع کے لئے تو ایک آدمی کے ہاتھ باندھے جاتے ہیں تو تھوڑا سا گتکا اس طرح بھی کروا دیں کہ اس کو کہیں کہ تم پر بھی پڑے گی پھر میں دیکھوں گا کہ وہ مارنے کے لیے بچتا بھی ہے کہ نہیں۔ خیر، حضور ہنس پڑے۔ آپ نے فرمایا میں جانتا ہوں تمہاری بات ٹھیک ہے۔

پس

مسلمانوں کیساتھ پہلے یکطرفہ مقابلہ ہوتا رہا

ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آئے اور آپ نے اسلوب بدلا۔ مسلمان بے چارے مجبور تھے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نبی مانتے تھے اور وہ یکطرفہ حملے پر حملہ کرتے چلے جاتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم پر اور امہات المومنین پر نہایت خوفناک گند اچھالتے تھے اور مقابل پر مسلمان کیا کرتا تھا؟ اٹھتا تھا اور چاقو مار دیتا تھا۔ اس طرح دنیا میں اور زیادہ ذلیل ہوتا تھا۔ لوگ کہتے تھے ان کے پاس کوئی دفاع نہیں ہے۔ سوائے چاقو کے اور کچھ نہیں ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام آئے اور مقابلے کے سارے رنگ بدل دیئے۔ آپ نے فرمایا میں بھی حملہ کروں گا اور زیادہ شان کے ساتھ حملہ کروں گا اور خدا کے شیروں کی طرح تم پر جھپٹوں گا۔ تم میرے آقا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر حملے کی جرأت کرتے ہو؟ کس طرح بچ کر جاؤ گے مجھ سے۔

پھر ایک اور عجیب منظر ہمارے سامنے آتا ہے۔ اسلام کا یہ عظیم الشان پہلوان جَرِیُ اللّٰہِ فِی حُلَلِ الْاَنْبِیَاءِ تو اس شان کے ساتھ اسلام کے اور حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے اور امہات المومنین کے انتقام لے رہا تھا۔ اور پیچھے ایک شور پڑ گیا ان مسلمانوں کی طرف سے جن کے دفاع میں یہ پہلوان لڑ رہا تھا۔ انہوں نے کہا کہ تم عیسیٰ پر حملے کرتے ہو۔ تم فلاں نبی کی بے عزتی کرتے ہو؟ تمہارا کوئی تعلق نہیں اسلام کے ساتھ۔ یعنی اسلام کے لیے لڑنے والا اور اس شان کے ساتھ جنگ کو نئے اسلوب عطا کرنے والا۔ اس کی پشت محفوظ نہیں تھی۔ پیچھے سے اس پر حملے ہو رہے تھے۔ وہ مڑتا تھا اور چومکھی لڑائی لڑتا تھا۔ ان کو بھی جواب دیتا تھا، سامنے والوں کو بھی جواب دیتا تھا۔ دائیں بھی لڑتا تھا اور بائیں بھی لڑتا تھا۔ ساری عمر حضرت مسیح موعود علیہ السلام اسلام کے مجاہد کے طور پر زندہ رہے اور اسی حالت میں آپ نے جان دی۔

پس اس آقا کا نام لیتے ہیں تو اس کے رنگ بھی تو سیکھیں۔ بڑھاپا کوئی ایسی چیز نہیں ہے جو مجاہدے کی راہ میں حائل ہو سکے۔ نبی آخری دم تک لڑتا ہے اور آخری دم تک یہ پیغام دیتا ہے اپنے ماننے والوں کو کہ

اسی اسلوب پر چلو گے

تو میرے ساتھ وفا کے وعدے پورے ہوں گے، ورنہ پورے نہیں ہوں گے۔ اس لیے تمام انصار کو یہ سوچ لینا چاہیئے کہ وہ مجاہدین اسلام ہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمارے لیے جہاد کے جو طریق بیان فرما دیئے ہیں اور ہمارے سامنے کھول دیئے ہیں ان کو چھوڑ کر ہم نے نہیں لڑنا، ان کے دائروں کے اندر رہ کر لڑنا ہے۔ پھر آپ دیکھیں، فتح و نصرت لازماً آپ کے قدم چومے گی اور اس کے سوا آپ کے مقدر میں کوئی اور چیز نہیں ہے۔

میں نے دیکھا ہے کہ بظاہر یہ چھوٹے چھوٹے گر ہی وہاں دورے کے دوران میرے کام آئے ہیں جہاں بھی غیروں کے ساتھ اسلام کی طرف سے مقابلے ہوئے ہیں۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا سکھایا ہوا فنِ جنگ ہی تھا۔ جو ہمیشہ میرے کام آیا۔

پس میں اپنے تجربے کے بعد آپ کو بتا رہا ہوں کہ دنیا میں کسی طرف سے بھی حملہ ہو، جو فنونِ حرب حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہمیں سکھا گئے ہیں ان سے باہر نکلنے کی ہمیں کوئی ضرورت نہیں۔ اس چار دیواری کے اندر رہتے ہوئے ہم عظیم الشان فتوحات حاصل کر سکتے ہیں۔

دوسرا حصہ

جس کی طرف میں آپ کو توجہ دلانی چاہتا ہوں وہ ان ذمہ داریوں سے متعلق رکھتا ہے جو مسجد بشارت (سپین) کے افتتاح کے بعد خصوصیت کے ساتھ ہم پر عائد ہوتی ہیں۔ میں نے پہلے بھی بیان کیا تھا کہ مسجد بشارت (سپین) کی تعمیر اور اس کا افتتاح ایک عام مسجد کی تعمیر اور ایک عام مسجد کا افتتاح نہیں ہے اور اگر یہی مقصود ہو تو اس کے کوئی بھی معنی نہیں ہیں یعنی کسی جگہ ایک مسجد بنا دی جائے اور ساری دنیا میں اپنی فتح کے گیت گاتے پھریں کہ عظیم الشان فتح ہو گئی، سپین فتح ہو گیا، اس سے بڑی بے وقوفی کوئی نہیں ہو گی۔ جنت الحمقاء میں بسنا اسی کا نام ہے۔ مسجد کے کچھ تقاضے ہوتے ہیں وہ پورے کرنے پڑیں گے اور وہ عظیم الشان تقاضے ہیں جو بے انتہا سمتوں میں پھیلے پڑے ہیں۔

مجھ سے سپین میں جب یہ سوال ہوا کہ اس مسجد کے بعد آپ اگلی مسجد کہاں بنائیں گے اور کب بنائیں گے؟ تو میں نے کہا کہ آپ کو یہ فکر لگی ہوئی ہے۔ مگر مجھے تو یہ فکر ہے کہ اس مسجد کے لیے نمازی کہاں سے آئیں گے۔ میں انشاء اللہ تعالیٰ پہلے سپین میں نمازی پیدا کروں گا۔ جب یہ مسجد بھر جائے گی اور اس کی دیواریں پھٹنے والی ہوں گی۔ تب ہم اس کو بھی وسیع کریں گے اور نئی مسجدیں بھی بنائیں گے انشاء اللہ تعالیٰ۔

پس اسی پیغام کے تحت میں نے یورپ کی مجالس اور جماعتوں کے سامنے مختلف پروگرام رکھے اور آپ کے سامنے بھی رکھتا ہوں۔

سب سے اہم چیز یہ ہے

کہ جس قوم کو آپ نے مخاطب ہونا ہے اس قوم کی زبان ہی اگر آپ کو نہ آتی ہو تو آپ مخاطب کس طرح ہوں گے۔ اس قوم کے کردار کا آپ نے مطالعہ نہ کیا ہو تو آپ کو کیا پتہ لگے گا کہ کس طرح اس قوم کے دل جیتے جا سکتے ہیں۔ اس کی تاریخ کا آپ کو علم ہونا چاہیئے۔ اس کے جغرافیائی حالات کا علم ہونا چاہیئے سیاسی رجحانات کا آپ کو علم ہونا چاہیئے۔ اور اس ملک کی زبان پر مقدرت حاصل کرنے کے بعد آپ کو وہاں بکثرت مبلغ بھیجنے چاہئیں یک یا دو یا تین مبلغوں سے تو ملک فتح نہیں ہوا کرتے۔ آپ کو ایسی پلاننگ کرنی پڑے گی کہ سپین کے ہر حصے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میں مستقلاً رابطے کا انتظام ہو اور پھر اس زبان میں لٹریچر پیدا کیا جائے۔ اس زبان کی ضرورتوں کو صوتی آلوں کے ذریعے بھی پورا کیا جائے اور نشر و اشاعت کے ذریعے بھی پورا کیا جائے۔ یہ اتنا بڑا کام ہے کہ اگر خدا تعالیٰ توفیق نہ دے تو اس کو سرانجام دینا ناممکن ہے۔ اگر ہم صرف سپین پر ہی اپنی ساری قوتیں اور روپیہ صرف کر دیں تب بھی ہماری ضروریات پوری نہیں ہوتیں۔

اس لیے

اپنے دماغ سے یہ بات کلیتہً نکال دیں

کہ کسی جگہ مبلغ بھیج دیا اور ہماری ذمہ داری پوری ہو گئی ہرگز پوری نہیں ہوئی۔ مبلغ تو ایک جرنیل کے طور پر جاتا ہے جس نے وہاں جائزہ لینا ہے اور مختلف امور میں رہنمائی کرنی ہے، اس ملک میں بسنے والے احمدیوں کی جہاں تک تبلیغ کا تعلق ہے یہ ہر احمدی کا کام ہے اور ہر احمدی کو اس میں حصہ لینا پڑے گا۔ فوجیں صرف جرنیلوں سے تو سر نہیں ہوا کرتیں۔ ایک جگہ جرنیل بھیج دو لیکن کوئی فوج اس کو مہیا نہ کرو، گولہ بارود مہیا نہ کرو، کوئی INFANTRY مہیا نہ کرو اور کہو کہ اکیلے جاؤ اور فتح کر لو یہ کس طرح ہو سکتا ہے؟ دنیا میں تو اس کا سوال نہیں پیدا ہوتا۔ مذہب کے معاملات میں بھی ایسے نہیں ہوا کرتا۔

جب موسیٰ علیہ السلام نے انکی فوج نے یہ کہا تھا کہ جا تو اور تیرا خدا لڑو، ہم یہاں بیٹھے ہیں۔ تو خدا نے کیا جواب دیا تھا؟ وہ چاہتا تو اکیلے موسیٰؑ کے ہاتھ پر بھی سارے علاقے کو فتح کر سکتا تھا۔ لیکن خدا نے انہیں کہا اچھا! اب بیٹھ رہو بیٹھ رہنے والی قوموں کو میری نصرت نہیں ملے گی۔ تو موسیٰؑ سے بڑھ کر بھی آپ کوئی مبلغ پیدا کر سکتے ہیں؟ یہ وہ جرنیل تھا جسے خدا نے خود اپنی آنکھوں کے سامنے تیار کیا تھا، جو پیدائش سے بھی پہلے اللہ کے پیار کی نظر میں تھا، وہ جو اللہ کے حکم سے لہروں پر ایک صندوق میں تیرتا رہا اور لہروں کو توفیق نہ ملی اس کو غرق کرنے کی، وہ جس کے مقابل پر جب اس دنیا کا سب سے بڑا جبار بادشاہ آیا تو انہی لہروں میں وہ غرق ہو گیا اور اس کو کوئی چیز بچا نہ سکی۔ جب اس کی قوم نے کہا کہ جا تو اور تیرا خدا اکیلے لڑتے پھرو۔ تو اللہ کی تقدیر نے کہا نہیں فتح تمہارے مقدر میں نہیں ہے اس کے لیے تمہیں انتظار کرنا پڑے گا۔ جب تک تم میرے اس جرنیل کی آواز پر لبیک کہنے کے لیے تیار نہیں ہوتے تمہارے مقدر میں کوئی فتح نہیں لکھی جائے گی۔ چنانچہ وہ چالیس سال تک بھٹکتے رہے اور ان کے ساتھ خدا کا یہ بندہ۔ موسیٰ بھی ویرانوں میں بھٹکتا رہا۔

پس خدا کی تقدیر کو چھوڑ کر آپ کس طرح ملکوں کو فتح کر سکتے ہیں؟ ایک جرنیل مہیا کر دینا اور کہنا کہ اب تم اکیلے لڑو اور ہم بیٹھ رہتے ہیں یہ نہیں ہو سکتا۔ سارے احمدیوں کو اپنی ساری طاقتیں استعمال کرنی پڑیں گی۔ اور صرف سپین میں نہیں بلکہ ہر ملک میں وسیع پیمانے پر آپ کو اپنی ساری طاقتوں کو اسلام کے لیے جھونکنا پڑے گا۔

چنانچہ

سپین کے متعلق

تو میں نے یورپ میں یہ تحریک کی کہ ہمارے جتنے احمدی نوجوان ہیں وہ فوری طور پر سپینش زبان سیکھنا شروع کر دیں۔ جو ریٹائر ہو رہے ہیں وہ وقفِ عارضی میں اپنے نام لکھوائیں۔ یعنی سال بہ سال ریٹائرمنٹ کے بعد کا جو وقف ہوتا ہے وقفِ عارضی سے کچھ مختلف نوعیت کا۔ اس میں اپنے نام پیش کریں اور بتائیں کہ ہم اپنے خرچ پر کتنا عرصہ سپین جا کر تبلیغِ اسلام کر سکتے ہیں اور جو نام لکھوائیں وہ ابھی سے زبان سیکھنی شروع کریں۔ پھر چھٹیوں میں وہاں سیر کے لیے جاتے ہیں وہ وہاں تبلیغ بھی کریں۔ میں نے ان سے کہا کہ سپین کی طرف تو آج کل سارے یورپ اور امریکہ کا رجحان ہے اور سیر کے لیے بڑی پیاری جگہ ہے آپ کے لیے تو ایک پنتھ اور دو کاج والا معاملہ ہے اگر آپ تبلیغِ اسلام کے لیے نکلیں گے تو سیر پیچھے تو نہیں رہ جائے گی آپ کی سیر میں مزا بہت بڑھ جائے گا۔ یورپ اور امریکہ تو وہاں اس لیے جاتا ہے کہ روپیہ خرچ کر کے ان کو عیاشی کے نئے نئے رستے دکھائے۔ اور ان کو ذلیل اور رسوا کرے۔ وہ تو اس لیے جاتے ہیں کہ تا اہلِ سپین زیادہ سے زیادہ شیطان کی آغوش میں چلے جائیں اور اس وقت سپین میں جو امن ہے۔ وہ بھی باقی نہ رہے یہ امر واقعہ ہے اور یہی ہو رہا ہے۔ چنانچہ وہاں کی مجالس میں جب مجھ سے بے تکلف سوال ہوئے اور ان سے بات ہوئی تو انہوں نے خود بھی یہ خطرہ محسوس کیا کہ امریکن اور مغربی قوموں کا جو INFLUENCE ٹورسٹس (TOURISTS) یعنی سیاحوں کی شکل میں ظاہر ہو رہا ہے یہ ہمارے اندر بڑی خرابیاں پیدا کر رہا ہے بے حیائی بڑھ رہی ہے اور اس کے علاوہ عیاشی کے نئے نئے ذریعے ہمارے سامنے آ رہے ہیں ہم ایک غریب قوم ہیں۔ ہمارے اندر اس کی توفیق نہیں۔ جب توفیق سے بڑھ کر عیاشی سامنے آتی ہے تو ہمیشہ کرپشن پیدا ہوتی ہے۔ ہمیشہ رشوت ستانی داخل ہو جاتی ہے۔ یہ بے چینیاں میں نے ان کے اندر محسوس کی ہیں۔ میں نے کہا ایک طرف یہ بے چینیاں پیدا کرنے والے جا رہے ہیں تو دوسری طرف خدا کے بندے بے چینیاں دور کرنے والے بھی جانے چاہئیں۔ آپ جائیں اور ان کو پاکیزہ معاشرے کی طرف بلائیں۔ آپ جائیں اور ان سے پاکیزہ دوستیاں کریں۔ ان کو بتائیں کہ ہم اسلام کی طرف سے امن اور صلح اور محبت اور آشتی کا پیغام آپ کے لیے لے کر آئے ہیں۔ مختلف دیہات میں جائیں اور ان تک یہ پیغام پہنچائیں۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت اچھی RESPONSE ہوئی یعنی بڑے جوش و ہوش کے ساتھ وہاں احباب نے وعدے کیے کہ ہم اس کام کے لیے حاضر ہیں۔ جب بھی خدا ہمیں توفیق دے گا ہم اپنی چھٹیاں سپین میں گزاریں گے۔

لیکن اس کے لیے کچھ نظم و ضبط اور ترتیب کی ضرورت ہے۔ چنانچہ وہاں میں نے یہ ہدایت دی تھی اور اب تحریک جدید کو یہ ہدایت دیتا ہوں کہ وہ یہاں سے اس پروگرام کو منظم کرے۔ مثلاً اندلس کی سرزمین ہے۔ اس میں چونکہ اسلام کا زیادہ اثر رہا ہے، اس لیے وہاں کے لوگ زیادہ خلیق اور زیادہ محبت کرنے والے ہیں۔ اور اندلس کی سرزمین ہی میں ہم نے مسجد بنائی ہے وہ کافی وسیع علاقہ ہے۔ وہاں چار یا پانچ صوبے ہیں اور کافی آبادی ہے۔ اگر تحریک جدید اندلس کے علاقے، واقفین کی تعداد معلوم کر کے تقسیم کر دے کہ یہ حصہ جرمنی کے سپرد ہے یہ حصہ سوئٹزرلینڈ کے سپرد ہے، یہ ڈنمارک کے، یہ ناروے کے، یہ سویڈن کے، یہ فرانس کے اور اسی طرح فلاں حصہ انگلستان کے سپرد ہے تو سپین میں بہت جلد اسلام پھیل سکتا ہے۔ نقشے کے اوپر معین کر دیا جائے کہ ہم آپ کو یہ قلعے دیتے ہیں، آپ نے سر کرنے ہیں۔ اور مقابلہ ہوگا کہ کون سا ملک پہلے وہاں اسلام کا جھنڈا گاڑتا ہے۔ یہ سارے واقفین مبلغ وہ ہوں گے جو عارضی طور پر اور طوعی طور پر اپنے نام پیش کر رہے ہوں گے اور سلسلے پر ان کا کوئی بوجھ نہیں ہوگا۔

ان واقفین کی مدد کے لیے

یہ سکیم بنائی گئی ہے (یہ بھی اللہ تعالیٰ نے توفیق عطا فرمائی کہ اس طرف میری توجہ کو پھیرا) کہ ہمارے سپین کے مبلغ جو بہت اچھا بولنے والے ہیں اور خصوصاً ان کے بیٹے منصور احمد صاحب جو نہایت ہی پاکیزہ شستہ سپینش بولتے ہیں اور ان کے اندر خدمت کا بڑا جذبہ ہے، (ڈاکٹر ہیں لیکن طوعی طور پر اسلام کی خدمت کرنے کا بہت شوق رکھتے ہیں) ان کے سپرد یہ کام کر دیا جائے کہ جس طرح یہاں سوال و جواب کی کیسٹ ہوتی ہے اسی طرح وہ اپنے تجربے کی روشنی میں سپین کے ماحول کے لیے پانچ یا چھ کیسٹ تیار کریں اور سپینش احمدی اور کچھ دوسرے سپینش دوست اکٹھے ہوں اور اس مجلس میں سوال و جواب ہوں اور مؤثر جواب ریکارڈ کر کے تمام یورپ کے مشنوں کو یہ کیسٹ بھجوا دی جائیں اور ان کے ساتھ ان کا لکھا ہوا ترجمہ بھی جائے۔ یہ جو واقفینِ عارضی جائیں گے ان کو زبان سیکھنے میں کچھ وقت لگے گا۔ اور ہماری حالت تو وہی ہے جو غالبؔ نے کہی ؎

عاشقی صبر طلب، اور تمنا بیتاب ٭ دل کا کیا رنگ کروں، خونِ جگر ہونے تک

کہاں ہم انتظار کریں

کہ یہ زبانیں سیکھیں تب وہاں تبلیغ ہو۔ اس لیے وہ اپنے ساتھ یہ کیسٹ لے جائیں اور کیسٹ کے شروع میں یہ آواز ریکارڈ ہو کہ ہم آپ کی زبان نہیں جانتے، مگر ہمارے دل میں آپ سے باتیں کرنے کے بڑے ولولے ہیں۔ اس لیے یہ کیسٹ ہیں۔ آپ ان کو سنیں اور اگر آپ کے ذہن میں کوئی سوال پیدا ہو تو آپ ہمیں لکھ کر دیں یا کیسٹ میں ریکارڈ کروا دیں۔ ہم اپنے مبلغ کو بھیجیں گے ان کا پتہ یہ ہے اور آپ ان سے براہِ راست گفتگو بھی کر سکتے ہیں۔ پس مختلف موضوعات پر ہسپانوی زبان میں کیسٹ تیار ہوں مسلمان بننے کے طریقے بتائے جائیں۔ مسلمان بننے کے بعد کی ذمہ داریاں بتائی جائیں۔ اسی طرح نماز پڑھنے کے طریقے، طہارت کے مسائل اور اسلامی معاشرے کے روزمرہ کے مسائل پر مشتمل کیسٹ تیار ہوں اور ان واقفین کے پاس یہ کیسٹ موجود بھی ہوں تاکہ جب کوئی اسلام قبول کرے تو ساتھ ہی اس کو تربیت کا تحفہ بھی پیش کر دیں کہ اب تم پوچھنا چاہو گے کہ اسلام کیا ہے اور اس پر کس طرح عمل ہوتا ہے؟ یہ کیسٹ سن لو۔ اس میں اسلام کی ساری باتیں آ گئی ہیں اس طرح ہم بغیر کسی انتظار کے انشاء اللہ تعالیٰ وسیع پیمانے پر سپین کے ملک میں تبلیغ کر سکیں گے۔

جہاں تک دیگر دنیا کا تعلق ہے

اس کے متعلق سپین کی مجلسِ شوریٰ میں سکیم طے ہوئی اور ایک ہدایت جاری کی گئی۔ اس پر کہاں تک عمل شروع ہو چکا ہے۔ اس کا ابھی جائزہ لینا باقی ہے۔ اب میں پھر تحریک جدید کو اس طرف توجہ دلاتا ہوں۔ اس وقت جو صدر مجلس انصار اللہ ہیں وہی وکیل اعلیٰ تحریک جدید بھی ہیں۔ وہ سن رہے ہیں۔ وہ نوٹ کریں گے۔ اور انشاء اللہ ذمہ داری کے ساتھ اس پر عمل درآمد کی کوشش کریں گے۔ وہ سکیم یہ ہے کہ "سو سالہ جوبلی" منانے سے پہلے ہمیں اللہ تعالیٰ کے حضور کچھ تحفے پیش کرنے چاہئیں۔ خالی منہ سے تو خدا تعالیٰ قبول نہیں فرمائے گا۔ اس کے لیے تو ایسا عملِ صالح چاہیے جو ہماری "اللہ اکبر" کی آواز کو رفعت عطا کرے گا۔ یہ نکتہ قرآن کریم نے بیان فرمایا ہے کہ تمہارے نیک ارادے اور بلند بانگ دعاوی (خواہ نیتیں بھی اچھی ہوں) اپنی ذات میں اڑنے کی طاقت نہیں رکھتے۔ وہ زمین پر پڑے رہتے ہیں۔ کونسی چیز ان کو اٹھا کر خدا کے عرش تک پہنچاتی ہے؟ وہ تمہارے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نیک اعمال ہیں۔ اِلَیْہِ یَصْعَدُ الْکَلِمُ الطَّیِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ یَرْفَعُہٗ (فاطر ۲۵ آیت: ۱۱)

جب نیک اعمال کی قوت ان کو نصیب ہوتی ہے تو تم دیکھو گے کہ وہ عظیم الشان طریق پر اُڑنا شروع کر دیں گے اور اتنی بلند پروازی اختیار کریں گے کہ وہ آسمان کے کنگروں تک جا پہنچیں گے۔ یہ ہے وہ مضمون جو قرآن کریم ہمیں سکھا رہا ہے اور بڑا سائنٹیفک مضمون ہے۔ جس طرح آپ ایک بہت اچھا جہاز بنا کے رکھ دیں اور اس میں پر و دل نہ ڈالیں تو وہ بیچارہ یونہی پڑا رہے گا۔ خواہ کتنی بھی اچھی صنعت ہو۔ جہاز میں اگر طاقت نہیں ہوگی تو وہ کس طرح اُڑ سکے گا؟ تو اسلام سائنٹیفک مذہب ہے کہ مختلف حصوں کی ضروریات کو کھول کھول کر بیان کرتا ہے اور اپنی اپنی جگہ ہر ایک کی ضروریات کو تسلیم کرتا ہے محض کمانیوں میں بسنے والا مذہب نہیں ہے۔

پس اسلام کی اس تعلیم کے پیشِ نظر اگرچہ نعرہ ہائے تکبیر بہت ہی پُر لطف چیز ہیں اور بلند ارادے اور دعاوی اور فتح کے خواب دیکھنا بھی بڑا ضروری ہے کیونکہ اسی کے نتیجے میں منصوبے بنتے ہیں۔ لیکن محض یہ چیزیں تو کافی نہیں۔ منصوبوں کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لیے خون کی ضرورت ہے۔ مگر وہ کونسا خون ہے جو ان منصوبوں میں بھرا جائے گا تو وہ زندہ ہوں گے؟ وہ آپ کے اعمالِ صالحہ کا خون ہے۔ جب تک آپ اعمال صالحہ کے خون سے ان نیک ارادوں کو نہیں بھرتے، یہ نیک ارادے زندہ نہیں ہوں گے اور خدا کے حضور قبول نہیں کیے جائیں گے۔

پس ہم

نئو سالہ جشن کس طرح منائیں؟

اور اپنے رب کے حضور کیا پیش کریں۔ بہت سی باتوں میں سے ایک یہ بات میرے پیشِ نظر ہے کہ ہم یہ عہد کریں کہ کم از کم نئو ممالک میں تبلیغ کے ذریعے اسلام کا جھنڈا گاڑ دیں گے یعنی احمدیت کے ہر سال کے لیے ہم ایک نیا ملک فتح کر لیں گے۔ اس کیلئے بھی بہت بڑے منصوبے کی ضرورت ہے۔ اور بڑی تیزی کے ساتھ کام کرنے کی ضرورت پڑے گی۔ بہت سے ایسے ممالک ہیں جہاں کی زبان ہمیں نہیں آتی۔ وہاں بھی کیسٹ کا طریقہ بڑی عمدگی کے ساتھ کام کر سکتا ہے۔ اس کے بعد لٹریچر

FOLLOW UP کرے گا۔ ہم انتظار بہر حال نہیں کر سکتے۔ زبان نہیں آتی۔ تو بغیر زبان کے ہی جانا پڑے گا اور اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق کے مطابق جو ہتھیار میسر ہیں وہ لے کر نکلنا پڑے گا۔ خدا تعالیٰ یہ تو کہتا ہے کہ تم میری آواز پر لبیک کہو اور جو کچھ ہے حاضر کر دو۔ وَمِمَّا رَزَقْنٰھُمْ یُنْفِقُوْنَ (البقرہ آیت: ۴) ہے جس کی وہ ہم سے توقع رکھتا ہے۔ مگر توفیق سے بڑھ کر کی توقع ہم سے نہیں رکھتا اس لیے جو کچھ میسر ہے اگر ہم اسے لے کر تبلیغ کے لیے نکل جائیں گے تو مجھے یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ کا فضل آسمان سے نازل ہوگا اور ہر کمی کو پورا کر دے گا۔

اس سکیم کو اس طرح چلانا ہے کہ تمام ممالک کے سپرد کچھ اور ممالک کیے جائیں۔ جہاں جہاں جماعتیں قائم ہیں ان کو صرف یہ نہ کہا جائے کہ اپنے ملک میں جماعتیں بڑھائیں۔ بلکہ تحریک جدید کی طرف سے معین کر دیا جائے۔ مثلاً ماریشس ہے۔ اسے کہا جائے کہ افریقہ کے کسی قریبی ملک میں جہاں وہ جا سکتے ہوں۔ وہاں انہوں نے احمدیت کا جھنڈا گاڑنا ہے۔ افریقہ کے ممالک جو دنیا کے کناروں پر ہیں اور جہاں احمدیت قائم ہے۔ وہ اندر کی طرف حرکت کر سکتے ہیں۔ شمال کی طرف کمی ہے تو وہاں جا سکتے ہیں فرینچ سپیکنگ افریقہ (FRENCH SPEAKING AFRICA) یعنی فرانسیسی بولنے والے افریقی ممالک میں کمزوری ہے تو وہاں داخل ہو سکتے ہیں۔ اٹالین سپیکنگ افریقہ (ITALIAN SPEAKING AFRICA) یعنی اٹالین بولنے والے افریقی علاقوں میں کمی ہے تو وہاں داخل ہو سکتے ہیں۔

اصولی اور عمومی منصوبہ بندی

کرنا تحریک جدید کا کام ہوگا۔ پھر تفصیلی منصوبہ وہ ملک تیار کرے گا۔ پھر وہ تحریک جدید کو بھیجے گا اور اس کو منظور کروانے کے بعد ایک اجتماعی مرکزی منصوبہ قائم کرے گا۔ اس سکیم کے تحت (سو سالہ جوبلی منانے کے لئے ہمارے پاس صرف پانچ چھ سال رہ گئے ہیں) اگر تین مہینے کے اندر اندر ہم چھلانگ مارنے کے لئے تیار ہو جائیں اور دعائیں کرتے رہیں تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجھے توقع ہے کہ ہر سال ہمیں نئے نئے پھل ملنے شروع ہو جائیں گے انشاء اللہ تعالیٰ۔

اس سکیم میں پاکستان کا ایک حصہ دعا کا ہے۔ بڑی کثرت کے ساتھ دعائیں کریں اور بڑی باقاعدگی کے ساتھ دعائیں کریں اتنا گہرا اثر ہوتا ہے دعا کا اور اتنا حیرت انگیز اور معجزانہ اثر ہوتا ہے کہ انسان تصور میں بھی نہیں لا سکتا۔

اس سفر کے دوران کئی لحاظ سے مجھ پر بہت بوجھ تھا۔ ایک کے بعد دوسری مجلس میں جانا پڑتا تھا اور خیالات کو مجتمع کرنے کا وقت ہی نہیں ملتا تھا۔ یہاں تک کہ بعض دفعہ بڑے بڑے اہم خطابات کرنے کے لئے چند منٹ بھی میسر نہیں آتے تھے۔ اِدھر ملاقاتیں ختم ہوئیں، اُدھر جا کر خطاب کیا۔

میرے پاس تو صرف یہی دعا کا حربہ تھا

اور میں سمجھتا تھا کہ یہ اتنا بڑا حربہ ہے کہ اس کے بعد مجھے فکر ہی نہیں رہتی تھی۔ میں دعا کرتا تھا کہ اللہ میاں! تیرے کام کے لئے نکلا ہوں۔ تو نے ہی سکھانا ہے۔ میری اپنی حیثیت ہی کوئی نہیں۔ وقت ملتا بھی اور توفیق نہ ملتی تو بھی کچھ نہیں کر سکتا تھا۔ اس لئے اپنے فضل سے آپ ہی دماغ میں ڈال، آپ ہی جواب سکھا، آپ ہی مضمون روشن فرما اور توفیق عطا فرما کہ ایسی زبان میں ادا کروں کہ لوگ سمجھ سکیں۔ چنانچہ خدا تعالیٰ کا فضل ہوا اور ایسی مجالس میں بھی جہاں بالکل اچانک خطاب کرنے کا موقع ملا، وہاں خدا تعالیٰ کے فضل سے پاک تبدیلی نظر آئی۔

چنانچہ ایک ایسی ہی مجلس میں ایک انگریز آیا ہوا تھا۔ جو بالکل نیا تھا اور اس کو مذہب میں کوئی خاص دلچسپی بھی نہیں تھی۔ ایک دوست اسے پکڑ کر لے آئے۔ اس نے صرف ایک سوال کیا اور اس سوال کا جو جواب خدا نے مجھے سکھایا وہ میں نے دیدیا۔ چند دن ہوئے اس کا خط آیا ہے کہ میں نے ایک ہی سوال کیا تھا اور اس کے جواب سے میرے دل پر اتنا گہرا اثر پڑا ہے کہ مجھے جواب سنتے سنتے یہ یقین ہو گیا تھا کہ یہ سچے لوگ ہیں۔ اس لئے آپ میرے لئے دعا کریں اللہ تعالیٰ مجھے قبولِ حق کی توفیق عطا فرمائے۔

پس اصل چیز سچائی ہے۔ آپ کے جواب میں سچائی ہونی چاہیئے اور سچائی کی توفیق بھی دعا ہی سے ملتی ہے اور سچائی کے حقوق ادا کرنے کی توفیق بھی دعا ہی سے ملتی ہے۔

پس دعائیں کریں

اور کثرت کے ساتھ دعائیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے سارے منصوبوں کو کامیاب فرمائے اور ان منصوبوں کی کمزوریوں کو دور فرمائے۔ نئی نئی راہیں ہم پر کھولے اور ان راہوں پر قدم مارنے کی توفیق بخشے ہر فتح کی امید کو ایک حقیقی فتح میں تبدیل کر دے۔ ہر فتح و نصرت کی خواب کو ایسی سچی تعبیر میں تبدیل کر دے کہ دنیا بھی اس تعبیر کو دیکھنے لگے۔ صرف خواب بین کو وہ نظارہ نظر نہ آ رہا ہو بلکہ دنیا کے سامنے وہ نظارہ نقشوں میں اُبھرتا ہوا دکھائی دے رہا ہو۔

یہ وہ مقصد ہے جو دعاؤں کے ذریعے سے ہم نے حاصل کرنا ہے اور اگر دردمندانہ دعاؤں کے ساتھ پاکستان کی ساری جماعت کوشش کرے تو ہر ملک جو فتح ہوگا اس میں آپ کا حصہ شامل ہو جائے گا۔ یہ ٹھیک ہے کہ روپے پیسے کے ذریعے اب ہم مدد نہیں کر سکتے۔ یہاں کی سکیموں میں تو مدد کر سکتے ہیں اور کریں گے انشاء اللہ۔ مگر قانون ایسے ہیں کہ ہم اپنا روپیہ باہر نہیں بھجوا سکتے۔ پاکستان اور ہندوستان کے لئے جو پہلے مزے تھے اب وہ نہیں رہے کہ ساری دنیا کا بوجھ پہلے ہندوستان نے اُٹھا رکھا تھا۔ پھر پاکستان نے اُٹھا رکھا تھا روپیہ باہر بھجوانے میں روکیں پیدا ہو رہی ہیں۔ لیکن کام کے رستے میں روکیں پیدا نہیں ہو رہی ہیں۔ ہماری تمناؤں اور خواہشوں کے رستے میں روکیں ضرور پیدا ہو جاتی ہیں۔ جہاں تک کام کا تعلق ہے وہ تو جاری ہے۔ جتنا روپیہ ہم یہاں سے بھجواتے تھے۔ اس سے سینکڑوں گنا زیادہ روپیہ باہر سے ملنا شروع ہو گیا ہے۔ پس کام تو انشاء اللہ جاری رہیں گے ہمیں صرف یہ خواہش ہوتی ہے کہ کاش! ہم اب بھی روپے کے ذریعے اسی طرح مدد کرتے جس طرح پہلے کیا کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ رفتہ رفتہ یہ روکیں بھی دور فرما دے گا اور یہ بھی دعاؤں کے ذریعہ سے ہی ہوگا۔ انشاء اللہ۔

جہاں تک پاکستان کی جماعت کا تعلق ہے

میں مجلس انصار اللہ کے سامنے خصوصیت سے یہ پروگرام رکھتا ہوں (پہلے بحیثیت صدر مجلس انصار اللہ بھی یہ پروگرام آپ کے سامنے رکھا تھا) کہ ایک ایسے گاؤں میں احمدیت کو قائم کرنے کی کوشش کریں جہاں پہلے احمدیت قائم نہیں ہے۔ اگر ہر مجلس ہر سال ایک نئے گاؤں میں احمدیت نافذ کر دے تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے چند سالوں کے اندر اندر اس ملک کی فضا تبدیل ہو جائے گی۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ دشمن بھی منصوبے بناتا ہے اور مکر کرتا ہے۔ اور اللہ بھی منصوبے بناتا ہے اور ایک مکر کرتا ہے۔ وَاللّٰہُ خَیْرُ الْمٰکِرِیْنَ (آلِ عمران آیت: ۵۵) اور اللہ کا مکر بہتر ہوتا ہے اپنی خوبیوں کے لحاظ سے بھی اور انجام کار بھی وہی غالب آیا کرتا ہے۔ پس جتنا وہ مکر کر رہے ہیں آپ کو ذلیل اور رسوا کرنے کے لیے اور مٹانے کے لیے اور آپ کی جڑیں اکھاڑنے کے لیے، آپ بھی مقابل پر مکر کریں اور وہ مکر کریں جو اللہ کا مکر ہوتا ہے جو خَیْرُ الْمٰکِرِیْنَ کا مکر ہوتا ہے۔ دیکھتے دیکھتے اللہ کی تائید کے ساتھ یہ ساری بستیاں انشاء اللہ احمدی ہو جائیں گی۔ یہاں احمدیت کے سوا کچھ نظر نہیں آئے گا۔ پس وہ جو ہمیں مٹانے کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خواہاں ہیں، یہ ان لوگوں کی خواہیں ہیں جو کبھی پوری نہیں ہوں گی۔ وہی خواب پوری ہو گی جو میرے آقا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی خواب تھی، جو آپ کے عاشق کامل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خواب تھی۔ ساری دنیا میں آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کا جھنڈا گاڑا جائے گا۔ اور دشمنِ اسلام کی ساری خواہیں ناکام جائیں گی، پوری نہیں ہوں گی، اور نامراد نکلیں گی اور ہر جگہ، ہر بستی، ہر قریہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا جھنڈا گاڑا جائے گا یعنی وہی جھنڈا جو درحقیقت حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کا جھنڈا ہے تمام دشمنانِ اسلام کی ہر خواب نامراد جائے گی۔ اگر آپ دعائیں کریں گے، اگر آپ احسن تدبیر سے کام لیں گے، اگر آپ برائی کا بدلہ حسن و احسان سے دیں گے اور صبر سے کام لیں گے تو یہی ایک تقدیر ہے جو پوری ہونی ہے۔ اس کے سوا اور کوئی تقدیر نظر نہیں آتی۔

اس کے لیے منصوبہ بنائیں۔ اس کے لیے مجلس مرکزیہ سر جوڑ کے بیٹھے۔ اور معین دیہات تقسیم کر کے آپ کے ذمے لگائیں۔ اور پھر ضلع وار مقابلے کروائیں اور دیکھیں کہ کون پہلے نئے دیہات میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا جھنڈا گاڑتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

اب تمام انصار بھائی کھڑے ہو کر عہد دُہرالیں۔ اس کے بعد دُعا ہو گی اور پھر انشاء اللہ تعالیٰ رخصت۔

آخر میں حضور نے فرمایا:۔

"میں یہ اعلان کر دوں کہ

ایک تو حسب روایاتِ سابقہ کل (۸ر نومبر کو) تمام مرکزی دفاتر کے انصار کارکنان کو چھٹی ہو گی دوسرے یہ کہ اب ہم ایک بج کر چند منٹ پر یہاں سے الگ ہوں گے۔ آپ کے کھانے کا یہاں انتظام ہے اڑھائی بجے انشاء اللہ مسجد مبارک میں ظہر و عصر کی نمازیں جمع کی جائیں گی تاکہ جنہوں نے رخصت ہونا ہے وہ یہیں نماز پڑھ کر پھر سہولت کے ساتھ سفر پر روانہ ہوں۔

اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ آپ کا حافظ و ناصر ہو۔ جس طرح آپ یہاں سے خوشیاں سمیٹ کر جا رہے ہیں اسی طرح خوشیوں کے ساتھ ہی گھر پہنچیں بلکہ ان خوشیوں کو ہر لحاظ سے برکتیں ملیں اور آپ کی خوشی سے واپسی کی خبریں مل کر ہمارے دل بھی اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ اور اس کے شکر کے ساتھ بھر جائیں۔"

---

۳۰ جون سے قبل لازمی چندہ جات کا بجٹ سو فیصد پورا ہو جانا چاہیئے۔ (ناظر بیت المال (آمد) ربوہ

ضروری ہدایات برائے طالبات فضل عمر کلاس

فضل عمر تعلیم القرآن کلاس انشاء اللہ ۱۷ر جولائی تا ۳۱ر جولائی منعقد ہو گی۔ تمام اضلاع کی صدر صاحبات یہ کوشش کریں کہ زیادہ سے زیادہ مجالس سے زیادہ سے زیادہ طالبات کلاس ہذا میں شامل ہو کر استفادہ کریں۔ شامل ہونے والی طالبات کی اطلاع ۱۰ر جولائی تک دفتر لجنہ میں پہنچ جانی چاہیئے۔ بیرون ربوہ سے آنے والی طالبات کو چاہیئے کہ وہ ربوہ پہنچتے ہی اپنے کوائف فارم پُر کریں۔ جو طالبات ربوہ میں اپنے عزیزوں کے گھروں میں ٹھہریں گی وہ بھی آتے ہی منتظمہ تدریس و درسگاہ سے رابطہ قائم کریں۔ جن لجنات کی طالبات کی تعداد زیادہ ہو وہاں کی صدر صاحبہ ایک ذمہ دار نگران مقرر کر کے ساتھ بھجوائیں۔ نیز طالبات کو یہ تلقین کریں کہ وہ مہمان خانہ میں رہائش کے دوران عزیزوں سے ملاقات کرنے کے لئے اصرار نہ کریں۔ نیز جو جمعہ کے دن اپنے رشتہ داروں سے ملنے جانا چاہتی ہوں وہ اپنے والدین سے لکھوا کر لائیں۔ بغیر اجازت نامہ دیکھے کسی کو مہمان خانہ سے باہر نہیں جانے دیا جائے گا۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ)

زکوٰۃ تزکیۂ نفس کرتی ہے اور اموال کو بڑھاتی ہے۔
(بیت المال آمد ربوہ)

مرگی کا کامیاب علاج
ایک ماہ کی دوائی -/۶۰ ؛ حکیم قاضی نذر محمد
قاضی دواخانہ چک چٹھہ رجسٹرڈ
(حافظ آباد) گوجرانوالہ

موجد پائلز بکیور کی پیشکش
نظام تنفس Respiratory System
CMC
کی پرانی بیماریوں کے کامیاب نسخے جو دوسری دوائیوں کے ساتھ بھی استعمال ہو سکتے ہیں۔
دمہ Asthma Course Rs. 40/-
نزلہ حلق Catarrh Cure Rs. 15/-
پرانا زکام Cold Cure Rs. 15/-
مزمن کھانسی Cough Cure Rs. 15/-
نیز ٹانسلز۔ ناک کی بندش۔ گلے کی سوزش و خراش وغیرہ کی کیورز (CURES) مارکیٹ سے ۱۵/- فی کورس۔ ڈاک پارسل سے ۵/- مزید۔
پرانے نسخے ولٹریچر مفت
کیورٹیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ پاکستان
لاہور۔ کراچی۔ ہیڈ آفس گولبازار ربوہ۔ فون ۶۰۷/۶۰۶

درخواست ہائے دعا

● مکرم چوہدری عبدالعزیز صاحب واقفِ زندگی پنشنر محلہ دارالبرکات ربوہ آج کل آنریری طور پر بڑے اخلاص اور جذبہ کے ساتھ ضلع راولپنڈی میں تحریک جدید کی خدمات سرانجام دے رہے ہیں قارئین کرام سے درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو بیش از پیش خدمات دینیہ کی توفیق بخشے اور حسنات دارین سے نوازے۔ آمین

(وکیل المال اول تحریک جدید۔ ربوہ)

● عاجز کو عرصہ چھ ماہ سے گھٹنہ میں درد کی شکایت ہے تکلیف بہت بڑھ گئی ہے نیز مجھے بہت سی مشکلات درپیش ہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے مجھے جلد کامل صحت عطا کرے اور میری مشکلات کو دور فرمائے۔ آمین۔

(صوفی محمد ابراہیم غلہ منڈی سرگودھا)

● خاکسار کے چھوٹے بھائی کے بورڈ کے امتحانات ہو رہے ہیں۔ اس کی نمایاں کامیابی کے لئے درخواستِ دعا ہے

(نذر محمد خاں۔ نواب شاہ)

● برادرم مکرم سلیم احمد خاں ایک مقدمہ میں ملوث ہیں۔ کافی حد تک مقدمہ کا فیصلہ اس کے حق میں ہو چکا ہے اور کچھ حصہ کا فیصلہ باقی ہے خصوصی دعاؤں کی درخواست ہے

(نثار احمد خاں مربی سلسلہ علی پور ضلع مظفر گڑھ)

● خاکسار عرصہ دو سال سے بعض مقدمات کی وجہ سے پریشان ہے احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ میری پریشانیاں دور فرمائے آمین

(محمد ظہیر الدین احمد۔ لاہور)

● خاکسار کی زرعی زمین سے متعلق ایک مقدمہ عدالت میں زیر سماعت ہے احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے اس میں کامیاب کرے۔ آمین

(مظفر احمد بھٹی۔ رحمت بازار ربوہ)

مجلس صحت مرکزیہ کا ضروری اعلان

مجلس صحت مرکزیہ کی منظوری سے مندرجہ ذیل احباب بطور نگران کمیٹی مقرر کئے گئے ہیں۔

مکرم ماسٹر سید احمد باجوہ صاحب	حلقہ دارالصدر
مکرم چوہدری احسان الرحمٰن صاحب	" دارالیمن
مکرم چوہدری منصور احمد صاحب	حلقہ دارالرحمت
مکرم محمود احمد صاحب	حلقہ ناصر آباد۔
مکرم مبارک احمد ظفر صاحب	" دارالعلوم
مکرم مسعود احمد صاحب	" دارالبرکات
مکرم سراج الحق ظفر صاحب	" دارالنصر
مکرم عبدالسمیع جامی صاحب	سیکرٹری کمیٹی ربوہ

احباب ربوہ سے درخواست ہے کہ وہ ان عہدیداران سے تعاون فرمائیں۔

(بشارت احمد راٹھور صدر کمیٹی۔ ربوہ)

زعماء انصار اللہ اپنی مجلس کی ماہانہ رپورٹ ہر ماہ کی ۱۰ تاریخ تک ضرور بھجوایا کریں (قائد عمومی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہ محض تصرّفِ الٰہی تھا!

اللہ تعالیٰ کی معجزانہ تائید و نصرت کا ایک تازہ نشان:

اللہ تعالیٰ اپنے پیارے بندوں کے ساتھ کس طرح محبت اور پیار کا سلوک فرماتا ہے اور ان کے معمولی کاموں میں بھی کس طرح معجزانہ رنگ رکھ دیتا ہے اس کا اظہار جماعت احمدیہ کے خلفاء کی زندگیوں میں اکثر دیکھنے میں آتا ہے۔

خلافتِ رابعہ کے ساتھ بھی پہلے ہی دن سے اللہ تعالیٰ کی جو زبردست تائید و نصرت شامل حال رہی ہے وہ مولا کریم کے فضلوں اور عنایات کا ایک نہایت ایمان افروز باب ہے۔ اس کی ایک تازہ جھلک ملاحظہ ہو۔

مجلس صحت کے زیر اہتمام آل پاکستان احمدیہ کبڈی ٹورنامنٹ کا فائنل میچ جمعہ کے بعد رکھا گیا۔ حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں شمولیت کی درخواست کی گئی تو فرمایا کہ وقت صبح کا کر دیں۔ عجلت میں پروگرام تبدیل کیا گیا اور اگلے دن یہ حیران کن امر دیکھنے میں آیا کہ فائنل مقابلہ اس حال میں کہ مطلع ابر آلود تھا اور یوں محسوس ہوتا تھا کہ بارش کسی لمحہ بھی شروع ہو سکتی ہے۔ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا اور جونہی حضور تشریف لے گئے موسلا دھار بارش شروع ہو گئی جو اس جمعہ کے روز سارا دن اور اگلے دن بھی سارا وقت جاری رہی۔

اس ضمن میں صدر کبڈی مجلس صحت مکرم خواجہ عبدالمومن صاحب نے حضور کو جو خط لکھا اور حضور ایدہ اللہ نے اس کا جو روحانی لذت سے پُر جواب رقم فرمایا وہ قارئین کے ازدیادِ ایمان کے لیے پیش ہے۔

مکرم خواجہ عبدالمومن صاحب نے سارا واقعہ بیان کرنے کے بعد لکھا:

"میرا ایمان ہے کہ حضور کے ارادہ کیساتھ خدا تعالیٰ کا ارادہ شامل تھا وہ اپنے پیارے خلیفہ کی جاری کردہ سکیم کے پروگرام کو کامیابی سے ہمکنار کرنا چاہتا تھا۔ اسی لیے خدا تعالیٰ نے حضور کے دل میں ٹائم کی تبدیلی کا ڈالا اور اسی ٹائم کو خدا تعالیٰ نے بابرکت بنایا اور اس ٹائم کے اندر اندر خدا تعالیٰ نے سارے پروگرام کو جاری رکھنے اور اسے انجام تک پہنچانے کا موقعہ عطا فرمایا۔ جونہی یہ پروگرام ختم ہوا مسلسل بارش کا سلسلہ شروع ہو گیا۔"

(اقتباس از خط محررہ ۸۳-۴-۱۷)

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس خط کے جواب میں اپنے دستِ مبارک سے تحریر فرمایا:

"پیارے عزیزم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ"!

اچھا ہوا آپ نے اللہ تعالیٰ کے اس غیر معمولی احسان کی طرف توجہ دلا دی۔ وہ اپنے نالائق بندوں کی کمزوریوں سے چشم پوشی فرمانے والا اور بے انتہا شفقت اور دلداری فرمانے والا ہے۔

واقعی اس دن پروگرام میں اچانک تبدیلی میری عادت کے خلاف تھی۔ خصوصاً جمعہ سے پہلے تو میں کوئی پروگرام نہیں رکھتا۔ یہ محض تصرفِ الٰہی تھا۔

والسلام

خاکسار

مرزا طاہر احمد

بقیہ صفحہ اوّل سے آگے :- ینصرک رجالٌ

ایک دوست مسٹر پارک شروع سے آخر تک ہمارے ساتھ رہے۔ اپنا کاروبار چھوڑ کر ہمیں کار میں لئے پھرتے رہے۔ یونیورسٹی کے پروفیسر آف کیمسٹری مسٹر JUNG جو پی۔ ایچ ڈی ہیں۔ انہوں نے نہایت مفید معلومات بہم پہنچائیں۔ ایک طالب علم مسٹر CHO نے بہت وقت دیا۔ ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے حکومت کی طرف سے مذہبی آزادی ہے۔ عوام میں تعصب نہیں ہے۔ سلسلہ کے متعلق جسے لٹریچر دیا اس نے بخوشی قبول کیا۔"

احباب دعا فرمائیں کہ کوریا میں جس عظیم جہاد کا آغاز ہوا ہے اللہ تعالیٰ اس کے شیریں ثمر ظاہر فرمائے اور یہ ملک بھی اسلام کی روشن تعلیم سے جگمگا اٹھے۔ وَمَا ذٰلِکَ عَلَی اللّٰہِ بِعَزِیْزٍ۔ وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ الْحَمِیْدِ۔

(مرسلہ: وکالت تبشیر ربوہ)

درخواستِ دعا

• خاکسار کی بھانجی بشریٰ بنت مکرم عبدالمجید صاحب لاہور بعارضہ السر بیمار ہیں۔ چند دن ہسپتال میں داخل رہنے کے بعد اب واپس آ گئی ہے۔ احباب کرام سے عزیزہ کی مکمل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(حکیم انوار احمد جان چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ)

• میرا بھتیجا فیضان احمد ابن چوہدری نثار احمد راجپوت کراچی میں ایگزیما کی وجہ سے سخت بیمار ہے۔ بہت پریشانی ہے۔ احباب کرام کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے عزیز کو صحت عطا کرے۔ آمین

(ڈاکٹر فہمیدہ منیر۔ فضل عمر ہسپتال ربوہ)

شرح چندہ

سالانہ چندہ	۱۲۵ء۰۰	روپے
ششماہی	۶۴ء۰۰	"
سہ ماہی	۳۳ء۰۰	"
خطبہ نمبر سالانہ	۳۵ء۰۰	"

محترم شیخ یوسف علی صاحب عرفانی وفات پا گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی کے بڑے بیٹے شیخ یوسف علی صاحب عرفانی مورخہ ۱۷ ہجرت (مئی) ۱۳۶۲ / ۱۹۸۳ء صبح ۹ بجے اپنے مکان اگاڑی نگر اندھیری (بمبئی) میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ بوقت وفات مرحوم کی عمر اسّی ۸۰ سال کے قریب تھی۔ موصوف تقریباً چالیس سال سے بمبئی میں مقیم تھے۔ دارالتبلیغ میں باقاعدگی سے تشریف لایا کرتے تھے۔ باوجود پیرانہ سالی کے آپ ایک طویل مسافت طے کر کے سب سے پہلے جمعہ میں پہنچتے تھے۔ اسی طرح بمبئی میں جو جلسے منعقد ہوئے اس میں آپ اکثر جماعت کے خدام کو باعمل بننے کی طرف توجہ دلایا کرتے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے واقعات سنا کر ان کے نقشِ قدم پر چلنے کی تلقین فرماتے تھے۔

عرفانی صاحب کی وفات کی خبر ملتے ہی بذریعہ ٹیلی فون بمبئی کے احباب کو خبر دی گئی۔ احباب ۲½ بجے دوپہر الحق بلڈنگ میں جمع ہو گئے۔ اور پھر ایک ایمبولنس کے ذریعہ مرحوم کے مکان پر پہنچے۔ وہاں سے نعش کو بذریعہ ایمبولنس احمدیہ قبرستان واقع سوڑی بوئی واڑہ بمبئی لے جایا گیا۔ قبرستان میں ہی نمازِ جنازہ پڑھی گئی اور شام سات بج کر دس منٹ پر مرحوم کو سپردِ خاک کر دیا گیا۔

دعا ہے اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

(محمد حمید کوثر انچارج احمدیہ مسلم مشن بمبئی ۱۷-Y.M.C.A ROAD)

فٹ بال میچ

مجلس اطفال الاحمدیہ مقامی ربوہ کے زیر انتظام ۵ جون سے شروع ہونے والے کل ربوہ فٹ بالی ٹورنامنٹ کا فائینل میچ مورخہ ۹ جون بروز جمعرات بوقت ۴۵-۵ شام گھوڑ دوڑ گراؤنڈ بالمقابل بورڈنگ ہاؤس گورنمنٹ تعلیم الاسلام کالج ربوہ ہوگا۔ جملہ احباب سے درخواست ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں تشریف لا کر ہماری حوصلہ افزائی فرمائیں۔

(ممتاز احمد جاوید صدر ٹورنامنٹ)